ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 05 No. 01. Jan-March 2026.Page#.3099-3110
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Importance of Hadith Understanding in Contemporary Curriculum: An Analytical Review

عصر حاضر کے نصابِ تعلیم میں حدیث فہمی کی اہمیت:ایک تجزیاتی جائزہ

Dr. Muhammad Fakhar ud Din
Lecturer, Department of Islamic Studies and Research. UST, Bannu
fakhar.08@gmail.com

Abstract
The interpretation of Hadith (Hadith fahmi) is an important but poorly-developed part of the modern educational environment in Pakistan, where the Single National Curriculum (SNC) promotes uniformity and the inclusion of Islamic teachings. This critical review of Hadith studies explores the importance of the study of Hadith in contemporary curricula, emphasizing the importance of learning it beyond simply memorizing to the profound interpretation of the text. The paper examines the conceptual underpinnings of Hadith, the language and terminology used, the differences between Hadith and Sunnah and Khabar, as well as its fundamental principles, such as contextual analysis, Asbab al-Wurud, and correspondence to the Quran. The article evaluates the existing composition of national curriculum in Pakistan, as the dominant role of scientific, social and technical subjects are combined with the small and superficial coverage of religious sciences. It emphasizes the relevance of knowledge of the Hadith in enhancing faith (Iman), moral character building, practical application in everyday life, intellectual restraint, and the overall personality building. The social impacts are also examined, such as stabilization of the family systems with the focus on rights and responsibilities, the spread of harmony in the society through tolerance and cooperation, and the development of the national character through law-abiding and honest citizenship. The main issues observed are the lack of depth in studying, the spread of fake stories supported by social networks, and the lack of teachers who are well trained. Some of the effective integration strategies suggested in the review include age-oriented selection and topical systematization of Hadith, new instructional techniques (discussions, practical examples), teacher preparation in Fiqh al-Hadith and modern tools and methods, and the use of computer-mediated tools (e-learning platforms and interactive resources). Finally, the introduction of deep understanding of Hadith into the curriculum is critical in order to make education not just a delivery of information but a moral and intellectual building. This strategy solves modern problems such as moral crisis, ideological polarization, and cultural issues and creates responsible and balanced Muslim youth who are oriented to the Islamic values and modernity. The paper supports the idea of systematic changes in the curriculum to achieve the most authentic potential of Islamic education in Pakistan.

Keywords: *Hadith understanding, Single National Curriculum Pakistan, Islamic education, moral formation, curriculum reform, teacher training, contextual Hadith interpretation, contemporary Islamic pedagogy, ethical education, faith strengthening*

1- تمہید

1.1 **1.1 موضوع کا تعارف**

عصر حاضر کے تعلیمی نظام کا مختصر پس منظر عالمی کاری، ڈیجیٹل انقلاب اور مادّی ترقی کی دوڑ میں جڑا ہوا ہے، جہاں نصاب تعلیم بنیادی طور پر سائنسی، تکنیکی اور معاشی ضروریات کو پورا کرنے والا بن چکا ہے۔ پاکستان جیسے اسلامی ریاست میں بھی سنگل نیشنل کریکولم (SNC) اور قومی تعلیمی پالیسی 2017 کے تحت دینی علوم کو لازمی قرار دیا گیا ہے مگر اس کی عملی حیثیت سطحی اور روایتی تدریس تک محدود رہ گئی ہے (Ministry of Federal Education and Professional Training, 2017)۔ نصابِ تعلیم میں دینی علوم کی موجودہ حیثیت زیادہ تر حفظیاتی اور معلوماتی ہے، جہاں قرآن و حدیث کی تعلیم محض متن کی تکرار اور امتحانی تیاری تک سمیٹ دی جاتی ہے، جبکہ ان کے سیاق و سباق، تاریخی ارتقا اور معاصر اطلاق پر توجہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس صورتِ حال میں حدیث فہمی کی ضرورت ابتدائی طور پر اس لیے ناگزیر ہو جاتی ہے کہ حدیث نبوی ﷺ قرآن مجید کی عملی تفسیر اور زندگی کے ہر شعبے کی رہنمائی کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے۔ Audya اور Febriansyah (2025) کے تجزیاتی مطالعے کے مطابق، عصر حاضر کی تعلیمی میتھڈالوجی میں حدیث کا منظم انضمام نہ صرف تدریسی مواد کو مالا مال کرتا ہے بلکہ طلبہ کے کردار، اقدار اور اسلامی شناخت کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ یہ فہم طلبہ کو جدید چیلنجز—جیسے سوشل میڈیا کی اخلاقی بے راہ روی، کلچرل کلونائزیشن اور فکری انتشار—سے نمٹنے کی صلاحیت بخشتی ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے دور سے لے کر آج تک حدیث کو نصاب کا مرکزی عنصر بنانے کی روایت اس لیے زندہ رہی کہ یہ مسلمانوں کو عصر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرتی ہے۔ تاہم، آج کے نصاب میں اس کی عدم گہرائی سے طلبہ صرف معلومات کے حامل بنتے ہیں، نہ کہ عمل کے معمار۔ لہٰذا، حدیث فہمی کو نصاب کا لازمی جزو بنانا نہ صرف دینی تسلسل کو برقرار رکھے گا بلکہ تعلیم کو تربیتی مشن میں تبدیل کر دے گا، جو پاکستان جیسے معاشرے کے لیے فکری اور اخلاقی استحکام کی ضمانت بن سکتا ہے۔

1.2 مسئلہ تحقیق

جدید نصابِ تعلیم میں حدیث کے فہم کی کمی ایک گہرا اور متعدد جہتی مسئلہ ہے جو نہ صرف طلبہ کے علمی خلا کو بڑھا رہا ہے بلکہ قومی سطح پر فکری انتشار اور اخلاقی بحران کو جنم دے رہا ہے۔ موجودہ نظام میں احادیث کو عموماً متن کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جبکہ ان کی سند، سیاق، اسبابِ نزول اور عصرِ حاضر سے مطابقت پر تجزیاتی بحث نہ ہونے کے برابر ہے، جس کے نتیجے میں طلبہ میں عملی دینی شعور کی شدید کمزوری پیدا ہوتی ہے (Siddiqui & Habib, 2022)۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ اساتذہ خود قرآن و حدیث کو اخلاقی اقدار کا بنیادی ماخذ مانتے ہیں مگر نصاب کی خامیاں، بڑی کلاسوں کا بوجھ اور گھریلو ماحول کی عدم معاونت کی وجہ سے یہ اقدار طلبہ کے عمل میں منتقل نہیں ہو پاتے۔ نتیجتاً نوجوان نسل روزمرہ مسائل—جیسے کرپشن، عدم برداشت، سوشل میڈیا کی لت اور مغربی ثقافت کے غلبے—سے دوچار ہو کر فکری انتشار کا شکار ہو جاتی ہے، جہاں عقائد اور اعمال میں واضح تضاد نظر آتا ہے۔ Siddiqui اور Habib (2022) نے پاکستان کے مختلف سکولوں (پبلک، پرائیویٹ اور مدرسہ) کے اساتذہ کے انٹرویوز سے ثابت کیا ہے کہ طلبہ معلومات تو حاصل کر لیتے ہیں مگر ان کا اطلاق نہ ہونے سے اخلاقی بحران جنم لیتا ہے، جیسے جھوٹ، دھوکہ دہی اور سماجی بے راہ روی۔ یہ بحران صرف انفرادی نہیں بلکہ قومی ہے، کیونکہ تعلیم کا مقصد صرف ڈگری نہیں بلکہ ذمہ دار شہری پیدا کرنا ہوتا ہے، جو بدقسمتی سے موجودہ نصاب میں نظر نہیں آتا۔ Audya اور Febriansyah (2025) بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ حدیث کی عدم فہم سے تعلیمی میتھڈالوجی غیر مؤثر رہ جاتی ہے، جس سے طلبہ عصر کے چیلنجز کا اسلامی حل تلاش کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ فکری انتشار کی لہر نوجوانوں کو نہ صرف دینی شناخت سے دور کر رہی ہے بلکہ معاشرے کو اخلاقی طور پر کمزور بنا رہی ہے۔ لہٰذا، یہ مسئلہ تحقیق کا مرکزی نقطہ ہے کہ حدیث فہمی کی کمی کو دور کیے بغیر تعلیم کا تربیتی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

1.3 مقاصد تحقیق

اس تجزیاتی جائزے کے بنیادی مقاصد تین ہیں: سب سے پہلے نصابِ تعلیم میں حدیث فہمی کی اہمیت کو واضح کرنا، دوسرے اس کے تعلیمی اور تربیتی فوائد کو بیان کرنا، اور تیسرے مؤثر نصابی تجاویز پیش کرنا۔ حدیث فہمی کی اہمیت اس لیے ہے کہ یہ قرآن مجید کے بعد شریعت کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے جو طلبہ کو نہ صرف علمی گہرائی بخشتی ہے بلکہ تنقیدی سوچ، اخلاقی تربیت اور شخصیت سازی کا ذریعہ بھی بنتی ہے (Audya & Febriansyah, 2025)۔ تعلیمی فوائد میں طلبہ کے اندر عملی دینی شعور کی نشوونما، معاصر مسائل (جیسے AI اخلاقیات، سماجی انصاف اور ماحولیاتی ذمہ داری) کا اسلامی حل تلاش کرنے کی صلاحیت اور سماجی ہم آہنگی شامل ہیں، جبکہ تربیتی فوائد میں کردار کی تشکیل، ذمہ داری کا احساس اور فکری استحکام آتے ہیں جو Siddiqui اور Habib (2022) کے مطابق موجودہ نصاب کی کمیوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ Ministry of Federal Education and Professional Training (2017) نے بھی قرآن و حدیث کی ترجمہ و تفسیر کو نصاب میں وزن دینے کی سفارش کی تھی مگر عملدرآمد ناکافی رہا۔ اس تحقیق کا تیسرا مقصد مؤثر نصابی تجاویز پیش کرنا ہے، جن میں حدیث کو عصری مضامین (سائنس،

سماجیات، اخلاقیات) کے ساتھ مربوط کرنا، اساتذہ کی تربیت کے لیے ورکشاپس، ڈیجیٹل ٹولز کے ذریعے انٹرایکٹو تدریس، اور contextual learning کے ماڈلز شامل ہیں۔ یہ تجاویز نہ صرف روایتی حفظیاتی انداز سے نکل کر اطلاقی فہم کی طرف لے جائیں گی بلکہ پاکستان کے تعلیمی نظام کو عالمی معیار کے مطابق بنائیں گی۔ مجموعی طور پر یہ مقاصد نصاب کو صرف معلوماتی نہیں بلکہ تربیتی مشن بنا کر قومی فکری اور اخلاقی بحالی میں کردار ادا کریں گے۔

2۔ حدیث فہمی کا مفہوم اور بنیادیں

2۔ حدیث فہمی کا مفہوم اور بنیادیں

2.1 حدیث کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

عصرِ حاضر میں حدیث فہمی کے لیے سب سے بنیادی قدم اس کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کو واضح کرنا ہے، جو نہ صرف روایتی علومِ حدیث کی بنیاد بلکہ جدید تعلیمی نصاب میں فکری استحکام کی ضمانت بھی ہے۔ لغوی طور پر حدیث عربی زبان میں "نئی بات"، "گفتگو"، "اہم واقعہ" یا "تازہ خبر" کے معنی میں استعمال ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں بھی متعدد مقامات پر اس کا یہی مفہوم ملتا ہے جہاں یہ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی باتوں یا واقعات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ تاہم محدثین کے نزدیک اس کا اصطلاحی مفہوم انتہائی دقیق اور محدود ہے: یہ نبی کریم ﷺ کے قول، فعل، تقریر (یعنی خاموشی سے منظوری) اور اخلاق و سیرت کی وہ روایات ہیں جو سند کے ساتھ منقول ہوں۔ یہ تعریف نہ صرف علمِ حدیث کی اساس بلکہ شریعت کے دوسرے ماخذ کی حیثیت سے بھی اسے قرآن کے بعد سب سے معتبر بناتی ہے (Shakeel, 2025)۔ اب اگر ہم حدیث، سنت اور خبر میں فرق دیکھیں تو یہ تمیز محض لسانی نہیں بلکہ منہجی اور فقہی سطح پر انتہائی اہم ہے۔ Tarida et al. (2025) کے تجزیاتی مطالعے کے مطابق "حدیث" سب سے مخصوص لفظ ہے جو صرف نبی ﷺ سے منسوب روایات تک محدود ہے، جبکہ "سنت" اس سے وسیع تر ہے اور نبی ﷺ کی مسلسل عملی روش، عادات، سیرت اور زندگی کے ہر پہلو کو محیط ہے جو اصولِ فقہ میں شریعت کا لازمی ماخذ سمجھا جاتا ہے۔ "خبر" مزید عام ہے جو نبی ﷺ کے علاوہ صحابہؓ یا تابعینؒ کی روایات یا عام تاریخی واقعات کو بھی شامل کر سکتا ہے، جبکہ بعض محدثین اسے حدیث کا مترادف بھی قرار دیتے ہیں۔ یہ فرق اس لیے ناگزیر ہے کہ عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا پر احادیث کی غلط تشریحات اور فتویٰ بازی کے دوران جب لوگ ان الفاظ کو ایک دوسرے کے بدلے استعمال کرتے ہیں تو فکری انتشار پیدا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان اور انڈونیشیا کے جدید تعلیمی اداروں میں طلبہ کو جب یہ تمیز نہیں دی جاتی تو وہ سنت کو صرف "حدیث کی کتاب" تک سمیٹ کر رہ جاتے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سنت زندہ عمل ہے۔ لہٰذا یہ مفہومی تمیز نصاب میں حدیث فہمی کو سطحی حفظ سے نکال کر تنقیدی اور اطلاقی سطح پر لے آتی ہے، جو جدید چیلنجز جیسے اخلاقی بحران اور ثقافتی آمیزش سے نمٹنے کے لیے ناگزیر ہے۔

2.2 حدیث فہمی سے مراد

حدیث فہمی سے مراد محض متن کی تکرار یا حفظ نہیں بلکہ اس کے ظاہری الفاظ، گہرے مفہوم اور مقاصدِ شریعت کا مکمل ادراک ہے جو طلبہ کو روایتی معلومات کے حامل سے ہٹ کر عملی دینی شعور کا حامل بناتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ حدیث کے لفظی متن (matn) کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس کے دلالت، اشاروں اور معاصر سیاق میں اطلاق کو بھی جانا جائے۔ ظاہری الفاظ اور حقیقی مراد میں فرق اس لیے اہم ہے کہ بہت سی احادیث ایسے ہیں جن کے لفظ عام فہم لگتے ہیں مگر ان کا مقصد مخصوص حالات یا عرفِ عرب کے مطابق ہے، جسے نظر انداز کرنے سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ Ramle (2022) نے اپنے تحقیقی جائزے میں واضح کیا ہے کہ حدیث کا متن (text) اور سیاق (context) دونوں کو ملا کر ہی مکمل فہم ممکن ہے، ورنہ طلبہ عصرِ حاضر کے مسائل جیسے ڈیجیٹل اخلاقیات، معاشی انصاف یا ماحولیاتی ذمہ داری میں اسلامی حل تلاش کرنے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک حدیث جو تجارت یا معاشرت سے متعلق ہے اگر صرف لفظی طور پر پڑھی جائے تو وہ سختی کا مظہر لگتی ہے، مگر حقیقی مراد معاشرتی اصلاح اور عدل کی ہے۔ یہ فرق نصابِ تعلیم میں اس لیے کلیدی ہے کہ آج کے نوجوان سوشل میڈیا کی وجہ سے جزوی حدیثوں کی بنیاد پر فتویٰ سازی کر بیٹھتے ہیں، جبکہ فہم کا مطلب پورے مقاصد (maqasid) کو سمجھنا ہے۔ پاکستان کے سکولوں اور یونیورسٹیوں میں جہاں حدیث کی تدریس اب بھی روایتی ہے، طلبہ معلومات تو رکھتے ہیں مگر ان کا اطلاق زندگی میں نہیں کر پاتے، جس سے اخلاقی بحران جنم لیتا ہے۔ لہٰذا حدیث فہمی کا اصل مقصد طلبہ کو نہ صرف علمی گہرائی بلکہ تنقیدی سوچ اور اخلاقی ذمہ داری کا احساس دلانا ہے، جو جدید تعلیمی نظام کو تربیتی مشن میں بدل سکتا ہے۔ یہ عمل ظاہری الفاظ سے آگے جا کر حدیث کی روح تک پہنچتا ہے اور مسلمان نوجوان کو فکری طور پر خود مختار بناتا ہے۔

2.3 حدیث فہمی کے بنیادی اصول

حدیث فہمی کے بنیادی اصول قرآن کی روشنی، سیاق وسباق کی اہمیت، شانِ ورود اور فقہ الحدیث پر مبنی ہیں، جو اسے محض روایت سے ہٹ کر ایک زندہ، اطلاقی اور عصرِ حاضر سے ہم آہنگ علم بناتے ہیں۔ سب سے پہلے قرآن مجید حدیث کا معیار ہے؛ کوئی حدیث اگر قرآن سے متصادم ہو تو اس کی تشریح قرآن کی روشنی میں کی جاتی ہے، کیونکہ دونوں ایک ہی وحی کے دو پہلو ہیں۔ پھر سیاق وسباق (context) کی اہمیت ہے کہ حدیث کو اکیلا نہ پڑھا جائے بلکہ اس کے آس پاس کی روایات، تاریخی پس منظر اور مخاطب کے حالات کے ساتھ دیکھا جائے۔ Ramle (2022) نے "اسباب الورود" (شانِ ورود) کو حدیث فہمی کا مرکزی اصول قرار دیا ہے، جو یہ بتاتا ہے کہ کس مخصوص واقعہ یا سوال کے جواب میں حدیث وارد ہوئی تھی، جس سے اس کا حقیقی مقصد واضح ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر بعض احادیث جو جنگی حالات میں وارد ہوئیں اگر ان کا سیاق نظر انداز کیا جائے تو وہ امن کے دور میں غلط طور پر استعمال ہو سکتی ہیں۔ فقہ الحدیث کا کردار سب سے اہم ہے جو حدیث کو صرف روایت نہیں بلکہ عملی فقہ اور معاصر مسائل کے حل میں تبدیل کر دیتا ہے۔ Tarida et al. (2025) بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ یہ اصول نہ صرف محدثین کی روایت کو محفوظ رکھتے ہیں بلکہ جدید تعلیم میں حدیث کو سائنس، سماجیات اور اخلاقیات سے مربوط کرتے ہیں۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں نوجوان فکری انتشار کا شکار ہیں، ان اصولوں کی عدم تدریس کی وجہ سے طلبہ حدیث کو "قدیم" سمجھتے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ اصول حدیث کو ہر دور کے لیے زندہ رکھتے ہیں۔ لہٰذا نصاب میں ان اصولوں کا انضمام نہ صرف طلبہ کی تنقیدی سوچ بڑھائے گا بلکہ انہیں دینی شعور کے ساتھ جدید چیلنجز کا اسلامی حل پیش کرنے کی صلاحیت بھی دے گا، جو تعلیم کو حقیقی تربیت میں تبدیل کر دے گا۔ یہ اصول حدیث فہمی کو سطحی سے گہرائی کی طرف لے جاتے ہیں اور مسلمان معاشرے کو اخلاقی اور فکری طور پر مضبوط بناتے ہیں۔

3۔ عصرِ حاضر کے نصابِ تعلیم کا جائزہ

3.1 جدید نصاب کی ساخت

عصرِ حاضر کے پاکستان کے تعلیمی نصاب، خاص طور پر سنگل نیشنل کرریکولم (SNC) کی ساخت بنیادی طور پر سائنسی، سماجی اور فنی مضامین کی کثرت پر مبنی ہے، جو عالمی کاری اور معاشی ترقی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ڈیزائن کی گئی ہے۔ SNC میں ریاضی، سائنس، انگریزی، سماجی علوم اور کمپیوٹر ایجوکیشن جیسے مضامین کو مرکزی حیثیت دی گئی ہے تاکہ طلبہ کو جدید ٹیکنالوجی اور گلوبل مارکیٹ کے لیے تیار کیا جا سکے۔ تاہم اس ساخت میں اخلاقی وروحانی پہلو کی نمایاں کمی ہے، جہاں دینی اقدار کو الگ سے اسلامیات کے مضمون تک محدود رکھا گیا ہے جبکہ دیگر مضامین میں ان کا انضمام سطحی اور غیر مؤثر ہے۔ Bano et al. (2025) کے معاشرتی تجزیے کے مطابق، SNC کی یہ ساخت مادّی ترقی پر توجہ مرکوز کر کے روحانی اور اخلاقی نشوونما کو پس پشت ڈال دیتی ہے، جس سے طلبہ تکنیکی طور پر ماہر تو بنتے ہیں مگر کردار سازی اور فکری استحکام سے محروم رہ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، سائنس اور سماجی علوم میں جدید ٹیکنالوجی اور معاشی مفاہیم کو تفصیل سے پڑھایا جاتا ہے مگر ان کے اخلاقی، ماحولیاتی اور روحانی پہلوؤں—جیسے AI کی اخلاقیات یا معاشی انصاف کا اسلامی نقطہ نظر—پر گہری بحث نہیں ہوتی۔ نتیجتاً نوجوان نسل مادّیت کی طرف مائل ہو کر فکری انتشار کا شکار ہو جاتی ہے۔ یہ ساخت قومی تعلیمی پالیسی کے اس خواب کو پورا نہیں کر پاتی جو تعلیم کو صرف معلوماتی نہیں بلکہ تربیتی بنانا چاہتی ہے۔ عصرِ حاضر میں جب سوشل میڈیا اور کلچرل آمیزش نوجوانوں کے اخلاقیات پر حملہ آور ہے، تو نصاب کی یہ ایک طرفہ توجہ روحانی خلا پیدا کر رہی ہے جو معاشرتی ہم آہنگی کو متاثر کرتی ہے۔ لہٰذا جدید نصاب کی ساخت کو سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی اور اخلاقی بنیادیں مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تاکہ طلبہ متوازن شخصیت کے حامل بن سکیں۔

3.2 دینی مضامین کی موجودہ صورت

دینی مضامین کی موجودہ صورت سنگل نیشنل کرریکولم میں اسلامیات تک محدود ہے، جہاں قرآن، حدیث اور سیرت کا مواد شامل ہے مگر اس کا دائرہ روایتی اور حفظیاتی رہ گیا ہے۔ SNC میں اسلامیات کو گریڈ 1 سے 12 تک لازمی قرار دیا گیا ہے اور قرآن وسنت کی تعلیم کو وزن دیا گیا ہے، مگر حدیث کے انتخاب میں معاصر اطلاق کی کمی اور تدریس کے مسائل جیسے بڑی کلاسوں میں سطحی تدریس، اساتذہ کی تربیت کی کمی اور امتحانی نظام کی وجہ سے فہم کی گہرائی نہیں آ پاتی۔ Impact-SE (2024) کی رپورٹ کے مطابق، SNC میں اسلامی تعلیم کو قرآن و حدیث کی روایات کے ذریعے اخلاقی اقدار پر زور دیا گیا ہے مگر یہ زیادہ تر حفظ اور معلوماتی سطح پر رہ جاتا ہے، جبکہ حدیث کی تشریح، سیاق وسباق اور عصرِ حاضر سے ہم آہنگی پر توجہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ مثال کے طور پر، احادیث کو متن کے طور پر پیش کیا جاتا ہے مگر ان کے عملی اطلاق—جیسے سماجی انصاف، اخلاقیات یا ڈیجیٹل دور کے چیلنجز—پر تجزیاتی بحث نہیں ہوتی۔ Tayyab et al. (2022) نے بھی Grade 5 کی کتابوں کا تجزیہ کرتے ہوئے بتایا کہ دینی مواد میں اسلامی اقدار کو شامل کیا گیا ہے مگر یہ روایتی انداز میں ہے جو طلبہ کو تنقیدی سوچ نہیں سکھاتا۔ نتیجتاً طلبہ دینی معلومات تو حاصل کر لیتے ہیں مگر ان کا عملی دینی شعور کمزور رہتا ہے۔ یہ صورت حال خاص طور پر پرائیویٹ اور پبلک سکولوں میں واضح ہے جہاں اسلامیات کو الگ

مضمون سمجھا جاتا ہے، جبکہ دیگر مضامین میں اسے مربوط نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا دینی مضامین کی یہ محدود صورت نصاب کو تربیتی مشن سے دور کر رہی ہے اور طلبہ کو جدید دور کے فکری و اخلاقی بحران سے نمٹنے کے قابل نہیں بنا پاتی۔

3.3 نصابی چیلنجز

نصابی چیلنجز میں سب سے بڑا مسئلہ مادہ پرستی، سیکولر رجحانات اور معلوماتی تعلیم بمقابلہ تربیتی تعلیم کا تضاد ہے۔ جدید نصاب میں مادّی ترقی اور تکنیکی مہارتوں پر غلبہ ہے جو مغربی سیکولر ماڈلز سے متاثر ہے، جس سے روحانی اور اخلاقی پہلو پس پشت ڈال دیے جاتے ہیں۔ Tabassum (2024) کے تجزیے کے مطابق، پاکستان کے معاصر تعلیمی نظام میں اسلامی تعلیم کی کمی اور سیکولر رجحانات کی وجہ سے طلبہ میں اخلاقی بحران پیدا ہو رہا ہے، جہاں مادّیت کی دوڑ میں روحانی نشوونما نظر انداز ہو جاتی ہے۔ SNC کی تنقید بھی اسی طرف ہے کہ اس میں اسلامی مواد تو بڑھا دیا گیا مگر یہ روایتی اور غیر اطلاقی ہے، جبکہ سیکولر مضامین میں اسلامی اقدار کا گہرا انضمام نہیں کیا گیا۔ نتیجتاً معلوماتی تعلیم غالب آ جاتی ہے جو طلبہ کو ڈگری اور نوکری کے لیے تیار کرتی ہے مگر کردار، ذمہ داری اور فکری استحکام کی تربیت نہیں کرتی۔ Jihad and Jinan (2026) نے SNC کے معاشرتی اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ یہ نصاب قومی اتحاد کی بجائے فرقہ وارانہ اور طبقاتی تقسیم کو مزید بڑھا سکتا ہے کیونکہ یہ سیکولر اور مذہبی عناصر کے درمیان توازن قائم نہیں کر پاتا۔ مثال کے طور پر، سائنس اور سماجی علوم میں جدید مفاہیم پڑھائے جاتے ہیں مگر ان کے اسلامی اخلاقی فریم ورک سے مربوط نہیں کیا جاتا، جس سے طلبہ فکری طور پر 分裂 کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ چیلنجز نصاب کو محض معلوماتی بناتے ہیں جبکہ تربیتی تعلیم—جو حدیث فہمی اور اسلامی اقدار پر مبنی ہو—کی کمی سے معاشرہ اخلاقی بحران کا شکار ہے۔ لہٰذا ان چیلنجز کا حل نصاب میں مادّیت اور سیکولر رجحانات کو متوازن کر کے حدیث فہمی کو مرکزی حیثیت دینا ہے تاکہ تعلیم حقیقی معنوں میں تربیتی بن سکے۔

4۔ نصابِ تعلیم میں حدیث فہمی کی اہمیت

4.1 عقیدہ و ایمان کی مضبوطی

نصابِ تعلیم میں حدیث فہمی عقیدہ و ایمان کی مضبوطی کا بنیادی ذریعہ ہے کیونکہ یہ ایمان بالرسالت کا شعور پیدا کرتی ہے اور طلبہ کو سنتِ نبوی ﷺ سے گہری وابستگی عطا کرتی ہے۔ عصرِ حاضر کے مادّی اور سیکولر نصاب میں جہاں طلبہ فکری انتشار کا شکار ہو رہے ہیں، حدیث کی منظم فہم انہیں نبی کریم ﷺ کی رسالت پر یقین کی گہرائی بخشتی ہے جو محض عقیدے تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں اطلاق پذیر ہے۔ Hadi اور Samsudin (2025) کے تجزیاتی مطالعے کے مطابق، حدیث کو خاندانی اور تعلیمی روایت میں شامل کرنے سے طلبہ کا ایمانی شعور مضبوط ہوتا ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کو صرف تاریخی واقعہ نہیں بلکہ زندہ رہنمائی سمجھتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان کے SNC میں حدیث کی تدریس اگر صرف حفظ تک محدود رہے تو ایمان سطحی رہ جاتا ہے، مگر جب شانِ ورود اور عملی سیاق کے ساتھ پڑھایا جائے تو طلبہ میں رسالت پر مکمل اعتماد پیدا ہوتا ہے جو انہیں جدید چیلنجز—جیسے سوشل میڈیا پر فتویٰ بازی یا مغربی نظریات—سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ فہم نہ صرف عقیدے کو پختہ کرتی ہے بلکہ طلبہ کو سنتِ نبوی سے جذباتی اور عملی وابستگی بھی عطا کرتی ہے، جو قومی سطح پر فکری استحکام کی ضمانت بنتی ہے۔ لہٰذا نصاب میں حدیث فہمی کو مرکزی حیثیت دینا ایمان کی بحالی اور نسلِ نو کی دینی شناخت کی حفاظت کے لیے ناگزیر ہے۔

4.2 اخلاقی تربیت

حدیث فہمی اخلاقی تربیت کا سب سے مؤثر آلہ ہے جو طلبہ میں سچائی، دیانت، عدل، صبر اور احترامِ انسانیت جیسے اوصاف کی تشکیل کر کے حسنِ اخلاق کو مستقل مزاج بناتی ہے۔ جدید نصاب میں اخلاقیات کو الگ مضمون سمجھ کر سائنسی مضامین سے الگ تھلگ رکھا جاتا ہے، مگر حدیث کی فہم انہیں تمام مضامین میں مربوط کر کے طلبہ کے کردار کو اسلامی اقدار سے ہم آہنگ کرتی ہے۔ Martínez (2024) نے پاکستان کے اسلامی سکولوں کے کیس سٹڈی میں ثابت کیا ہے کہ حدیث پر مبنی اخلاقی تدریس سے طلبہ کے رویے میں نمایاں بہتری آتی ہے، خاص طور پر ایمانداری، ذمہ داری اور ہمدردی میں۔ مثال کے طور پر جب طلبہ احادیثِ نبوی سے سیکھتے ہیں کہ "مسلمان وہ ہے جس سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں" تو وہ روزمرہ زندگی میں جھوٹ، دھوکہ اور عدم برداشت سے اجتناب کرتے ہیں۔ Primarni (2025) بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ حدیث پر مبنی اخلاقی تعلیم 5.0 دور کی holistic education میں جذباتی ذہانت اور روحانی نشوونما کو فروغ دیتی ہے۔ نتیجتاً طلبہ نہ صرف معلوماتی طور پر بلکہ اخلاقی طور پر بھی پختہ ہوتے ہیں اور معاشرتی بحران—جیسے کرپشن اور عدم برداشت سے نمٹنے کے قابل بنتے ہیں۔ لہٰذا نصاب میں حدیث فہمی کو اخلاقی تربیت کا لازمی جزو بنا کر ہم طلبہ کی شخصیت کو اسلامی اصولوں پر استوار کر سکتے ہیں جو معاشرے کی اخلاقی بحالی کی بنیاد بنے گا۔

4.3 عملی زندگی کی رہنمائی

نصابِ تعلیم میں حدیث فہمی عملی زندگی کی رہنمائی کا کلیدی ذریعہ ہے جو عبادات، معاملات اور معاشرتی اصولوں کی وضاحت کر کے طلبہ کو روزمرہ مسائل کا اسلامی حل فراہم کرتی ہے۔ عصرِ حاضر میں جہاں AI، ڈیجیٹل معیشت اور سماجی تبدیلیاں نئے اخلاقی سوالات پیدا کر رہی ہیں، حدیث کی اطلاقی فہم طلبہ کو قرآن کے بعد شریعت کا دوسرا ماخذ بنا کر انہیں عملی رہنمائی دیتی ہے۔ Vasikovich (2026) کے Pedagogical تجزیے کے مطابق، حدیث کی تدریس سے طلبہ اخلاقی اقدار کو صرف نظری نہیں بلکہ عملی طور پر اپناتے ہیں، جیسے تجارت میں دیانت، معاشرت میں عدل اور عبادات میں اخلاص۔ پاکستان کے سکولوں میں جب حدیث کو معاملات (جیسے سود، معاشی انصاف) اور معاشرتی اصولوں (جیسے خاندانی ہم آہنگی، ماحولیاتی ذمہ داری) سے جوڑ کر پڑھایا جائے تو طلبہ جدید مسائل —جیسے آن لائن فراڈ یا سماجی بے راہ روی— کا حل خود تلاش کر سکتے ہیں۔ یہ فہم تعلیم کو محض معلوماتی سے تربیتی بنا دیتی ہے اور طلبہ کو ذمہ دار شہری بناتی ہے۔ لہٰذا نصاب میں حدیث فہمی کو عملی اطلاق کے ساتھ مربوط کرنا نہ صرف طلبہ کی روزمرہ زندگی کو اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ کرے گا بلکہ قومی سطح پر اخلاقی اور معاشی استحکام بھی لائے گا۔

4.4 فکری اعتدال

حدیث فہمی فکری اعتدال کی ترویج کر کے طلبہ کو انتہاپسندی اور بے راہ روی سے محفوظ رکھتی ہے اور متوازن اسلامی فکر کو فروغ دیتی ہے۔ جدید دور میں جہاں سوشل میڈیا پر جزوی احادیث کی غلط تشریحات سے نوجوان انتہاپسندی کا شکار ہو رہے ہیں، حدیث کا سیاق و سباق کے ساتھ فہم انہیں اعتدال کی طرف لے جاتا ہے۔ Sholichah (2025) کے مطابق، حدیث پر مبنی تعلیم نہ صرف اخلاقی بلکہ فکری اور روحانی توازن پیدا کرتی ہے جو طلبہ کو فرقہ واریت اور تشدد سے دور رکھتی ہے۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں فکری انتشار عام ہے، نصاب میں حدیث فہمی کو شامل کر کے طلبہ کو یہ سکھایا جا سکتا ہے کہ اسلام اعتدال کا دین ہے، جیسا کہ احادیث میں "بہترین کام درمیانی راستہ" کی تاکید ہے۔ یہ فہم طلبہ میں تنقیدی سوچ پیدا کرتی ہے جو مغربی لبرلزم اور انتہاپسند تفسیروں دونوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ نتیجتاً طلبہ متوازن اسلامی فکر کے حامل بنتے ہیں جو قومی اتحاد اور سماجی ہم آہنگی کو مضبوط کرتے ہیں۔ لہٰذا نصاب میں حدیث فہمی کو فکری اعتدال کا آلہ بنا کر ہم نسلِ نو کو نہ صرف دینی بلکہ قومی سطح پر بھی ذمہ دار اور متوازن شہری بنا سکتے ہیں۔

4.5 شخصیت سازی

حدیث فہمی شخصیت سازی کا مکمل پروگرام ہے جو طلبہ میں قائدانہ صلاحیتیں، نظم و ضبط اور احساسِ ذمہ داری کی تشکیل کر کے انہیں متوازن اور بااثر افراد بناتی ہے۔ نصاب میں حدیث کی عدم فہم طلبہ کو محض معلومات کا انبار بنا دیتی ہے مگر اس کی اطلاقی تدریس شخصیت کے تمام پہلوؤں کو اسلامی سانچے میں ڈھالتی ہے۔ Hadi اور Samsudin (2025) نے ثابت کیا ہے کہ حدیث خاندانی اور تعلیمی روایت میں کردار سازی کا مرکزی کردار ادا کرتی ہے، خاص طور پر ایمانداری، ذمہ داری اور قیادت کی صلاحیتوں میں۔ مثال کے طور پر نبی ﷺ کی احادیث سے طلبہ سیکھتے ہیں کہ قائدانہ صلاحیت اخلاص اور خدمت پر مبنی ہوتی ہے، جو انہیں سکول، خاندان اور معاشرے میں مثبت قیادت کا حامل بناتی ہے۔ Vasikovich (2026) بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ حدیث پر مبنی تربیت طلبہ میں نظم و ضبط اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے جو جدید تعلیمی چیلنجز کا حل بنتی ہے۔ پاکستان کے نصاب میں اسے شامل کر کے ہم طلبہ کی شخصیت کو نہ صرف اخلاقی بلکہ قائدانہ اور ذمہ دارانہ بنا سکتے ہیں۔ لہٰذا حدیث فہمی شخصیت سازی کا وہ لازمی عنصر ہے جو تعلیم کو حقیقی تربیت میں تبدیل کر کے قوم کی تعمیر و ترقی میں کردار ادا کرتا ہے۔

5۔ عصرِ حاضر میں حدیث فہمی کے سماجی اثرات

5.1 خاندانی نظام کا استحکام

عصرِ حاضر میں حدیث فہمی خاندانی نظام کے استحکام کا بنیادی ذریعہ بنتی ہے کیونکہ یہ والدین، اولاد اور رشتہ داروں کے حقوق کو واضح کر کے خاندان کو اخلاقی اور جذباتی طور پر مضبوط بناتی ہے۔ جدید معاشروں میں جہاں جوہری خاندان کی جگہ انفرادی آزادی اور ٹیکنالوجی کی لت خاندانی رشتوں کو کمزور کر رہی ہے، حدیث کی اطلاقی فہم والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، اولاد کی تربیت اور رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی کو زندہ رکھتی ہے۔ Hadi اور Samsudin (2025) کے تجزیاتی مطالعے کے مطابق، حدیث خاندانی تعلیم کی روایت میں کردار سازی کا مرکزی عنصر ہے جو ایمانداری، ذمہ داری، ادب اور ہمدردی جیسے اوصاف پیدا کرتی ہے اور بچوں کو ابتدائی عمر سے اخلاقی شعور بخشتی ہے۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں طلاق کی شرح بڑھ رہی ہے اور والدین بچوں کی تربیت سے غافل ہو رہے ہیں، حدیث کی تعلیم —جیسے والدین کی خدمت کو جنت کا راستہ قرار دینے والی روایات— خاندان کو انتشار سے بچاتی ہے اور والدین-اولاد کے رشتے

کو باہمی احترام پر استوار کرتی ہے۔ یہ فہم نہ صرف حقوق کی ادائیگی سکھاتی ہے بلکہ خاندانی تنازعات کو حل کرنے کا اسلامی طریقہ بھی فراہم کرتی ہے، جس سے معاشرتی سطح پر خاندانی استحکام بڑھتا ہے۔ لہٰذا نصابِ تعلیم میں حدیث فہمی کو خاندانی حقوق سے جوڑ کر ہم جدید دور کے خاندانی بحران —جیسے نسل کی فاصلہ اور عدم احترام— کا مؤثر حل پیش کر سکتے ہیں جو قومی سماجی ڈھانچے کی بنیاد مضبوط کرے گا۔

5.2 معاشرتی ہم آہنگی

حدیث فہمی معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہے کیونکہ یہ رواداری، بھائی چارہ اور تعاون کے اصولوں کو طلبہ میں راسخ کر کے متنوع معاشروں میں امن اور باہمی احترام کی فضا قائم کرتی ہے۔ عصرِ حاضر کے گلوبلائزڈ اور کثیر الثقافتی معاشروں میں جہاں مذہبی، نسلی اور ثقافتی تنازعات بڑھ رہے ہیں، حدیث کی سیاقی فہم طلبہ کو انتہا پسندی سے دور رکھ کر رواداری اور بھائی چارے کی طرف لے جاتی ہے۔ Firdaus اور Suwendi (2025) کے مطابق، اسلامی کردار تعلیم (جو حدیث پر مبنی ہے) کثیر الثقافتی معاشروں میں رواداری، احترام اور باہمی افہام کو فروغ دے کر سماجی ہم آہنگی قائم کرتی ہے۔ پاکستان میں جہاں فرقہ واریت اور علاقائی تعصب عام ہیں، حدیث کی روایات —جیسے تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں— طلبہ میں تعاون اور ہمدردی پیدا کرتی ہیں جو روزمرہ زندگی میں سماجی خدمت اور باہمی مدد کی شکل اختیار کرتی ہیں۔ یہ فہم نہ صرف مسلمانوں کے درمیان بلکہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی ukhuwwah basheriyah (انسانی بھائی چارہ) کا احساس پیدا کرتی ہے، جس سے معاشرتی تناؤ کم ہوتا ہے۔ نتیجتاً طلبہ نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ اجتماعی سطح پر بھی ہم آہنگ شہری بنتے ہیں جو معاشرتی مسائل جیسے عدم برداشت اور سماجی تقسیم کا حل پیش کر سکتے ہیں۔ لہٰذا نصاب میں حدیث فہمی کو معاشرتی ہم آہنگی سے مربوط کرنا عصرِ حاضر کے چیلنجز —جیسے سوشل میڈیا کی تقسیم کاری— کا اسلامی جواب ہے جو قومی اتحاد اور سماجی استحکام کی ضمانت بنے گا۔

5.3 قومی کردار سازی

حدیث فہمی قومی کردار سازی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے کیونکہ یہ قانون پسندی اور دیانت دار شہری کی تشکیل کر کے قوم کو ذمہ دار، ایماندار اور قانون کا احترام کرنے والے افراد سے آراستہ کرتی ہے۔ جدید تعلیمی نظام میں جہاں سیکولر مضامین غالب ہیں اور اخلاقی تربیت پس پشت ڈال دی جاتی ہے، حدیث کی اطلاقی تدریس طلبہ میں دیانت، انصاف اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے جو قومی سطح پر قانون کی بالادستی اور سماجی ذمہ داری کو یقینی بناتی ہے۔ Hadi اور Samsudin (2025) نے بھی حدیث کو خاندانی اور تعلیمی روایت میں کردار سازی کا ذریعہ قرار دیا ہے جو طلبہ کو ایماندار اور ذمہ دار شہری بناتا ہے۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں کرپشن اور قانون کی خلاف ورزی عام ہے، حدیث کی روایات —جیسے امانت کی ادائیگی اور عدل کی تاکید— طلبہ کو دیانت دار شہری بناتی ہیں جو قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر مقدم رکھتے ہیں۔ یہ فہم قانون پسندی کو محض قانونی پابندی نہیں بلکہ اخلاقی ذمہ داری بناتی ہے، جو قومی ترقی اور سماجی انصاف کی بنیاد رکھتی ہے۔ نتیجتاً طلبہ قائدانہ صلاحیتوں کے ساتھ قانون کا احترام کرنے والے شہری بنتے ہیں جو قوم کی تعمیر میں فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا نصابِ تعلیم میں حدیث فہمی کو قومی کردار سازی کا لازمی جزو بنا کر ہم معاشرے کو فکری، اخلاقی اور قانونی طور پر مضبوط بنا سکتے ہیں جو عصرِ حاضر کے قومی چیلنجز —جیسے عدم دیانت اور سماجی بے راہ روی— کا مستقل حل فراہم کرے گا۔

6۔ نصاب میں حدیث فہمی شامل کرنے کے مؤثر طریقے

6.1 نصابی اصلاحات

نصابِ تعلیم میں حدیث فہمی کو مؤثر طریقے سے شامل کرنے کے لیے سب سے پہلے نصابی اصلاحات ناگزیر ہیں، جن میں عمر کے مطابق احادیث کا انتخاب اور موضوعاتی ترتیب شامل ہے۔ موجودہ سنگل نیشنل کریکولم (SNC) میں احادیث کو حفظیاتی سطح پر شامل کیا گیا ہے مگر ان کی گہرائی اور اطلاق کی کمی ہے۔ اصلاح کا مطلب ہے کہ ابتدائی درجات (گریڈ 1-5) میں سادہ، اخلاقی اور روزمرہ زندگی سے متعلق احادیث جیسے صدق، امانت اور والدین کے حقوق پر مبنی روایات منتخب کی جائیں، جبکہ اعلیٰ درجات (گریڈ 9-12) میں پیچیدہ احادیث جو معاصر مسائل جیسے معاشی انصاف، ماحولیاتی ذمہ داری اور ڈیجیٹل اخلاقیات سے مربوط ہوں، شامل کی جائیں۔ Ramdani (2025) کے تجزیاتی مطالعے کے مطابق، حدیث کی اقدار کو نصاب میں ضم کرنے سے طلبہ کا کردار سازی اور اخلاقی فہم بہتر ہوتا ہے، بشرطیکہ مواد عمر کے مطابق ہو۔ موضوعاتی ترتیب اخلاق، عبادات، سماجیات اور معاملات کی بنیاد پر کی جائے تاکہ طلبہ حدیث کو الگ الگ مضمون نہیں بلکہ زندگی کے مربوط حصے کے طور پر دیکھیں۔ مثال کے طور پر پاکستان کے SNC میں اسلامیات کے ساتھ دیگر مضامین (سائنس، سماجیات) میں حدیث کی اخلاقی

اقدار کو مربوط کر کے طلبہ کو یہ سکھایا جاسکتا ہے کہ سائنسی ترقی کے ساتھ اسلامی اصول بھی اہم ہیں۔ یہ اصلاح نصاب کو روایتی حفظ سے نکال کر اطلاقی اور تنقیدی سطح پر لے آئے گی، جس سے طلبہ فکری طور پر پختہ اور عملی طور پر ذمہ دار بنیں گے۔ لہٰذا نصابی اصلاحات عصرِ حاضر کے تقاضوں کو پورا کر کے تعلیم کو تربیتی مشن میں تبدیل کر سکتی ہیں۔

6.2 تدریسی اسالیب

تدریسی اسالیب میں تشریحی تدریس کے ساتھ مباحثہ، سوال جواب اور عملی مثالیں شامل کر کے حدیث فہمی کو زندہ اور مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔ روایتی طریقہ صرف متن کی تشریح تک محدود رہتا ہے، جبکہ جدید اسالیب طلبہ کو فعال شریک بناتے ہیں۔ Budiyanto (2025) نے نبی ﷺ کی تعلیمی طریقوں کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ story-based learning، class discussions اور project-based learning حدیث کی اقدار کو عملی طور پر منتقل کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک حدیث پر مبنی مباحثہ میں طلبہ سوشل میڈیا پر جھوٹ کی روایت کا اطلاق کر کے اپنے تجربات شیئر کر سکتے ہیں، جو تنقیدی سوچ پیدا کرتا ہے۔ عملی مثالیں جیسے سکول میں امانت کی مشق یا معاشرتی خدمت کے پروجیکٹس حدیث کو کتابی علم سے نکال کر زندگی کا حصہ بناتے ہیں۔ SNC کی سفارشات بھی rote memorization سے ہٹ کر activity-based اور inquiry-based learning کی طرف ہیں (Ministry of Federal Education and Professional Training, 2024)۔ یہ اسالیب طلبہ میں دلچسپی پیدا کرتے ہیں اور انہیں عصر کے چیلنجز—جیسے عدم برداشت یا کرپشن—کا اسلامی حل سوچنے کی صلاحیت بخشتے ہیں۔ نتیجتاً تدریس محض معلوماتی نہیں بلکہ تربیتی اور اطلاقی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ان اسالیب کو نصاب میں اپنانا حدیث فہمی کو طلبہ کے لیے دلچسپ اور مؤثر بنا دے گا جو قومی سطح پر اخلاقی بحالی کا باعث بنے گا۔

6.3 اساتذہ کی تربیت

اساتذہ کی تربیت حدیث فہمی کی کامیابی کی ضمانت ہے، جس میں فقہ الحدیث سے آگاہی اور جدید تدریسی مہارتیں شامل ہونی چاہییں۔ بہت سے اساتذہ روایتی طریقے سے واقف ہیں مگر عصرِ حاضر کے سیاق، contextual analysis اور اطلاقی فہم سے ناواقف رہتے ہیں۔ Martínez (2024) کے مطابق، حدیث کی اخلاقی تدریس میں اساتذہ کی تربیت ناگزیر ہے تاکہ وہ طلبہ کو محض متن نہیں بلکہ معاصر مسائل سے جوڑ سکیں۔ تربیت کے پروگراموں میں ورکشاپس شامل ہوں جو فقہ الحدیث، شانِ ورود، سیاق وسباق اور عصر کے تقاضوں پر توجہ دیں۔ SNC کے نفاذ کے دوران پنجاب جیسے صوبوں میں QAED نے اساتذہ کی تربیت کا آغاز کیا ہے، مگر اسے حدیث فہمی کے مخصوص ماڈیولز کے ساتھ وسعت دی جائے (Evaluating the Impact..., 2025)۔ جدید تدریسی مہارتوں میں student-centered approaches، critical thinking اور assessment کی جدید تکنیکیں سکھائی جائیں تاکہ اساتذہ طلبہ کی تنقیدی سوچ کو فروغ دے سکیں۔ مثال کے طور پر ایک ٹریننگ سیشن میں اساتذہ کو یہ سکھایا جاسکتا ہے کہ ایک حدیث کو AI اخلاقیات سے کیسے مربوط کیا جائے۔ یہ تربیت اساتذہ کو نہ صرف علمی طور پر مضبوط کرے گی بلکہ انہیں تربیتی رول ماڈل بھی بنائے گی۔ لہٰذا اساتذہ کی منظم تربیت کے بغیر نصابی اصلاحات اور تدریسی اسالیب کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

6.4 ٹیکنالوجی کا استعمال

ٹیکنالوجی کا استعمال حدیث فہمی کو عصرِ حاضر سے ہم آہنگ بنانے کا جدید اور مؤثر ذریعہ ہے، جس میں ڈیجیٹل نصاب، آڈیو ویڈیو لیکچرز اور ای لرننگ پلیٹ فارم شامل ہیں۔ ڈیجیٹل دور میں طلبہ موبائل اور انٹرنیٹ کے عادی ہیں، لہٰذا انہی ٹولز کو حدیث کی تدریس کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ Ani (2025) کے مطالعے کے مطابق، ڈیجیٹل دور میں اسلامی تعلیم کے نصاب میں ٹیکنالوجی کا انضمام قرآن وحدیث کی تدریس کو زیادہ موثر اور رسائی والا بناتا ہے۔ مثال کے طور پر ایپلیکیشنز جیسے Hadith apps یا Google Classroom پر انٹرایکٹو لیکچرز، ویڈیو اینیمیشنز اور quiz-based assessments طلبہ کی دلچسپی بڑھاتے ہیں۔ آڈیو ویڈیو مواد شانِ ورود، ترجمہ اور اطلاق کو بصری طور پر واضح کر سکتا ہے، جبکہ ای لرننگ پلیٹ فارم دور دراز علاقوں کے طلبہ تک رسائی ممکن بناتے ہیں۔ Malaysia اور انڈونیشیا کے تجربات سے سیکھتے ہوئے پاکستان میں بھی Kahoot، Quizizz اور interactive e-books جیسے ٹولز حدیث کی اخلاقی اقدار سکھانے کے لیے استعمال کیے جاسکتے ہیں (Holistic Management..., 2025)۔ یہ استعمال نہ صرف حفظ بلکہ فہم اور اطلاق پر زور دیتا ہے۔ تاہم ڈیجیٹل ڈیوائیڈ اور مواد کی مستندیت کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ لہٰذا ٹیکنالوجی کا مناسب استعمال نصاب کو جدید اور جامع بنا دے گا جو طلبہ کو دینی شعور کے ساتھ ڈیجیٹل مہارتوں سے بھی آراستہ کرے گا۔

7۔ درپیش رکاوٹیں اور ان کا حل

7.1 سطحی مطالعہ حدیث

عصر حاضر کے نصابِ تعلیم میں حدیث فہمی کی سب سے بڑی رکاوٹ سطحی مطالعہ ہے جو روایتی تدریس کے حفظیاتی اور معلوماتی انداز پر مبنی ہے۔ طلبہ احادیث کے متن کو حفظ کر لیتے ہیں مگر ان کے سیاق، شانِ ورود، مفہوم اور معاصر اطلاق سے ناواقف رہ جاتے ہیں، جس سے دینی شعور سطحی اور غیر عملی رہ جاتا ہے۔ Harahap et al. (2025) کے تجزیاتی مطالعے کے مطابق، اسلامی تعلیم میں روایتی memorization-based approaches طلبہ میں textual knowledge اور real-life application کے درمیان گہرا خلا پیدا کر دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں حدیث محض کتابی علم بن کر رہ جاتی ہے اور طلبہ جدید چیلنجز جیسے سوشل میڈیا کی اخلاقی بے راہ روی یا معاشی انصاف کے مسائل میں اسلامی حل تلاش کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ پاکستان کے سنگل نیشنل کریکولم (SNC) میں بھی اسلامیات کی تدریس اسی سطحی انداز پر منحصر ہے جہاں اساتذہ بڑی کلاسوں اور امتحانی دباؤ کی وجہ سے تفصیلی تشریح سے گریز کرتے ہیں۔ نتیجتاً نوجوان نسل فکری طور پر کمزور ہو کر یا تو انتہا پسندی کا شکار ہو جاتی ہے یا دینی اقدار سے مکمل طور پر بے گانہ۔ یہ رکاوٹ نہ صرف طلبہ کی تنقیدی سوچ کو روکتی ہے بلکہ معاشرے میں اخلاقی بحران کو مزید گہرا کرتی ہے۔ لہٰذا سطحی مطالعہ کو دور کیے بغیر حدیث فہمی کا تربیتی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

7.2 غیر مستند روایات کا پھیلاؤ

غیر مستند روایات کا پھیلاؤ عصر حاضر کی سب سے خطرناک رکاوٹ ہے جو سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی بدولت نوجوانوں تک پہنچ رہا ہے۔ جعلی احادیث، جزوی اقتباسات اور بغیر سند کی روایات نوجوانوں کے عقائد اور اخلاقیات کو متاثر کر رہی ہیں، جس سے فکری انتشار اور بے راہ روی پیدا ہو رہی ہے۔ Irwanto (2025) کے تحقیقاتی جائزے کے مطابق، information disorder اور fake news کی لہر نوجوانوں کی cognitive development، social interactions اور decision-making کو شدید نقصان پہنچا رہی ہے، خاص طور پر جب یہ جعلی مواد حدیث کی صورت میں پیش کیا جائے۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں سوشل میڈیا نوجوانوں کا مرکزی ذریعۂ معلومات ہے، بغیر تصدیق کے "حدیث" کہہ کر پھیلائی جانے والی جعلی روایات فرقہ واریت، عدم برداشت اور اخلاقی بحران کو ہوا دے رہی ہیں۔ Istiqomah et al. (2025) بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ سوشل میڈیا صارفین جعلی خبروں کو بغیر تصدیق کے پھیلاتے ہیں جو دینی فہم کو مسخ کر دیتا ہے۔ یہ رکاوٹ نصاب کی کمیوں کی وجہ سے مزید شدید ہو جاتی ہے جہاں طلبہ کو جعلی اور مستند روایات میں تمیز کرنے کی تربیت نہیں دی جاتی۔ نتیجتاً حدیث فہمی کی بجائے غلط فہمی غالب آ جاتی ہے جو قومی سطح پر فکری استحکام کو متاثر کرتی ہے۔

7.3 تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی

تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی حدیث فہمی کو نصاب میں مؤثر طور پر شامل کرنے کی ایک اہم رکاوٹ ہے۔ زیادہ تر اساتذہ روایتی حفظیاتی طریقوں سے واقف ہیں مگر فقہ الحدیث، سیاق و سباق کی تشریح، عصر حاضر سے ہم آہنگی اور جدید تدریسی مہارتوں سے ناواقف رہتے ہیں۔ Bano et al. (2025) کے معاشرتی تجزیے کے مطابق، SNC کے نفاذ میں اساتذہ کی تربیت کی کمی، وسائل کی قلت اور بڑا ورک لوڈ سب سے بڑی رکاوٹیں ہیں جو نصاب کو کلاس روم کی حقیقت سے ہم آہنگ نہیں ہونے دیتا۔ پاکستان کے سکولوں میں اسلامیات کے اساتذہ اکثر بغیر جدید ٹریننگ کے حدیث کی تدریس کرتے ہیں، جس سے طلبہ کو صرف متن ملتا ہے نہ کہ اطلاقی فہم۔ یہ کمی نہ صرف تدریس کے معیار کو کم کرتی ہے بلکہ طلبہ میں حدیث کو "قدیمی" سمجھنے کا تاثر بھی پیدا کرتی ہے۔ نتیجتاً تعلیم تربیتی مشن کی بجائے روٹین بن کر رہ جاتی ہے اور معاشرتی بحران جیسے کرپشن، عدم برداشت اور فکری انتشار مزید بڑھتے ہیں۔ لہٰذا اساتذہ کی تربیت کے بغیر نصابی اصلاحات کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

7.4 حل کی تجاویز

ان رکاوٹوں کا حل نصابی اصلاحات، اساتذہ کی منظم تربیت، ڈیجیٹل ٹولز کا استعمال اور contextual learning کے ماڈلز میں مضمر ہے۔ Harahap et al. (2025) کی سفارش کے مطابق، contextual learning approach کو اپنا کر memorization سے ہٹ کر real-life scenarios، inquiry-based tasks اور reflective discussions کے ذریعے حدیث فہمی کو گہرا کیا جا سکتا ہے۔ غیر مستند روایات کے لیے نصاب میں mustalah al-hadith اور digital literacy کو لازمی مضمون بنایا جائے تاکہ طلبہ جعلی مواد کی نشاندہی کر سکیں۔ اساتذہ کی تربیت کے لیے QAED اور HEC کے تحت خصوصی ورکشاپس کا اہتمام کیا جائے جو فقہ الحدیث، عصر حاضر کے اطلاق اور جدید تدریسی مہارتوں پر مشتمل ہوں۔ Bano et al. (2025) بھی teacher preparation، resource allocation اور stakeholder participation کی تاکید کرتے ہیں۔ مزید برآں، ڈیجیٹل پلیٹ

فارمز پر مستند حدیث ایپس اور انٹرایکٹو مواد متعارف کروائے جائیں تاکہ دور دراز علاقوں تک رسائی ممکن ہو۔ یہ حل نصاب کو سطحی سے اطلاقی سطح پر لے آئیں گے اور طلبہ کو فکری اعتدال، اخلاقی تربیت اور عملی دینی شعور سے آراستہ کریں گے۔ لہٰذا ان تجاویز پر عملدرآمد سے نہ صرف رکاوٹیں دور ہوں گی بلکہ حدیث فہمی قومی ترقی اور اخلاقی بحالی کا ذریعہ بن جائے گی۔

8۔ خلاصہ، نتائج اور سفارشات

8.1 خلاصہ

عصر حاضر کے نصابِ تعلیم میں حدیث فہمی کی اہمیت ایک اہم فکری، اخلاقی اور تربیتی مسئلہ ہے جو پاکستان جیسے اسلامی معاشرے کے لیے ناگزیر ہے۔ اس تجزیاتی جائزے نے واضح کیا کہ موجودہ تعلیمی نظام، خاص طور پر سنگل نیشنل کرریکولم، سائنسی اور تکنیکی مضامین پر توجہ مرکوز کر کے روحانی اور اخلاقی پہلوؤں کو پس پشت ڈال رہا ہے۔ حدیث فہمی نہ صرف قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے بلکہ طلبہ کو عقیدے کی مضبوطی، اخلاقی تربیت، عملی زندگی کی رہنمائی، فکری اعتدال اور شخصیت سازی جیسی قیمتی چیزیں عطا کرتی ہے۔ اس کے سماجی اثرات بھی دور رس ہیں جو خاندانی استحکام، معاشرتی ہم آہنگی اور قومی کردار سازی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ تاہم سطحی مطالعہ، غیر مستند روایات کا پھیلاؤ اور تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی جیسی رکاوٹیں اسے مؤثر بننے سے روک رہی ہیں۔ نتیجتاً طلبہ معلوماتی طور پر تو آگے بڑھ رہے ہیں مگر اخلاقی اور فکری طور پر کمزور ہو رہے ہیں، جو معاشرے میں فکری انتشار اور اخلاقی بحران کا باعث بن رہا ہے۔ لہٰذا حدیث فہمی کو نصاب کا لازمی اور مرکزی جزو بنانا صرف دینی ضرورت نہیں بلکہ قومی ترقی اور سماجی استحکام کی ضمانت بھی ہے۔

8.2 نتائج

تحقیق کے نتائج سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حدیث فہمی کے بغیر تعلیم کا تربیتی مقصد ادھورا رہ جاتا ہے۔ طلبہ میں عملی دینی شعور کی کمی، اخلاقی اقدار کا اطلاق نہ ہونا اور جدید چیلنجز جیسے سوشل میڈیا کی لت، کرپشن اور عدم برداشت سے نمٹنے کی صلاحیت کا فقدان موجودہ نصاب کی بنیادی کمیاں ہیں۔ حدیث فہمی عقیدے کو پختہ کرتی ہے، اخلاقی حسن پیدا کرتی ہے، روزمرہ مسائل کا اسلامی حل فراہم کرتی ہے اور فکری اعتدال سکھاتی ہے۔ اس کے سماجی اثرات خاندان کو مضبوط، معاشرے کو ہم آہنگ اور قوم کو قانون پسند اور دیانت دار بناتے ہیں۔ تاہم نصابی ساخت کی مادّیت پرستی، دینی مضامین کا محدود دائرہ اور تدریسی اسالیب کی روایت پرستی نے حدیث کو محض حفظیاتی علم بنا دیا ہے۔ اگر ان رکاوٹوں کو دور نہ کیا گیا تو نوجوان نسل نہ صرف دینی شناخت سے دور ہو گی بلکہ قومی سطح پر فکری اور اخلاقی طور پر کمزور ہو کر رہے گی۔ یہ نتائج اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ حدیث فہمی کو نصاب میں شامل کرنا تعلیم کو معلوماتی سے تربیتی سطح پر لے جانے کا واحد مؤثر راستہ ہے۔

8.3 سفارشات

اس جائزے کی روشنی میں چند اہم سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے نصابی اصلاحات کی جائیں جن میں عمر کے مطابق احادیث کا انتخاب، موضوعاتی ترتیب (اخلاق، عبادات، سماجیات، معاملات) اور دیگر مضامین کے ساتھ حدیث کی مربوط تدریس شامل ہو۔ دوم، تدریسی اسالیب کو جدید بنایا جائے جن میں تشریحی تدریس کے ساتھ مباحثہ، سوال جواب، عملی مثالیں اور پروجیکٹ بیسڈ لرننگ شامل ہوں۔ سوم، اساتذہ کی منظم تربیت کے پروگرام شروع کیے جائیں جو فقہ الحدیث، سیاق وسباق کی اہمیت، عصرِ حاضر کے اطلاق اور جدید تدریسی مہارتوں پر مشتمل ہوں۔ چہارم، ٹیکنالوجی کا بھرپور استعمال کیا جائے جس میں ڈیجیٹل نصاب، آڈیو ویڈیو لیکچرز، انٹرایکٹو ایپس اور ای لرننگ پلیٹ فارم شامل ہوں تاکہ حدیث فہمی ہر طالب علم تک رسائی پذیر ہو۔ پانچویں، غیر مستند روایات سے نمٹنے کے لیے نصاب میں mustalah al-hadith اور ڈیجیٹل لٹریسی کو لازمی قرار دیا جائے۔ ان سفارشات پر عملدرآمد سے نصاب نہ صرف دینی علوم کو مضبوط کرے گا بلکہ طلبہ کو اخلاقی، فکری اور سماجی طور پر مضبوط شہری بنائے گا جو پاکستان کی ترقی اور استحکام میں فعال کردار ادا کریں گے۔

References

Audya, P. N., & Febriansyah, D. S. (2025). The role of Hadith in developing contemporary Islamic education teaching methodologies. *Proceeding International Conference on Religion, Science and Education, 4*, 113–119. https://sunankalijaga.org/prosiding/index.php/icrse/article/view/1457

Bano, F., Iqbal, A., & Abbas, M. G. (2025). Issues in the implementation practices of Single National Curriculum: Voices from teachers and AEOs. *Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities, 9*(1), 167–179. https://arjish.com/index.php/arjish/article/view/795

Firdaus, S. A., & Suwendi. (2025). Fostering social harmony: The impact of Islamic character education in multicultural societies. *Al-Ishlah: Jurnal Pendidikan, 17*(1), 942–955. https://journal.staihubbulwathan.id/index.php/alishlah/article/view/6579

Hadi, S., & Samsudin. (2025). The role of Hadith in learner character building: An analysis of the tradition of Muslim family education. *Living Hadis, X*(1), 65–81. https://doi.org/10.14421/livinghadis.2025.6256

Harahap, A. P., Siregar, M., & Siregar, M. (2025). Improving students' understanding of the Hadith through a contextual learning approach in Islamic education. *Global Education Journal, 3*(1), 425–433. https://doi.org/10.59525/gej.v3i1.777

Impact-SE. (2024). *Review of Pakistani textbooks*. Institute for Monitoring Peace and Cultural Tolerance in School Education. https://www.impact-se.org/wp-content/uploads/Pakistan-Report.pdf

Irwanto, I. (2025). Information disorder's impact on adolescents: Publication trends and research themes. *Frontiers in Communication*. https://doi.org/10.3389/fcomm.2025.1495536

Istiqomah et al. (2025). Qur'anic interpretation of hoax news. *Al-Sys Journal*. https://ejournal.yasin-alsys.org/alsys/article/view/7642

Jihad, & Jinan. (2026). Social implications of Pakistan's Single National Curriculum. *The Knowledge*. https://theknowledge.com.pk/index.php/tn/article/view/138

Martínez, S. (2024). Teaching moral character through Hadith: Pedagogical approaches in Islamic schools. *World Journal of Islamic Learning and Teaching*. https://international.aripafi.or.id/index.php/WJILT/article/view/104

Ministry of Federal Education and Professional Training, Government of Pakistan. (2017). *National education policy 2017*.

Ministry of Federal Education and Professional Training, Government of Pakistan. (2024). *Single National Curriculum updates and pedagogical guidelines*.

Primarni, A. (2025). Integration of Hadith-based moral education in holistic education in the 5.0 era: A systematic literature review. *Journal of Education and Computer Applications, 2*(1), 46–79.

Ramdani, A. D. (2025). Integration of Hadith values in the Islamic education curriculum. *Al-Afkar Journal*. https://al-afkar.com/index.php/Afkar_Journal/article/view/2311

Ramle, M. R. (2022). Between text and context: Understanding Ḥadīth through asbab al-wurud. *Religions, 13*(2), Article 92. https://doi.org/10.3390/rel13020092

Shakeel, M. A. (2025). Introduction and importance of the science of Hadith and Sunnah. *ARJISH: Journal of Islamic Studies, 3*(1), 45–62. https://arjish.com/index.php/arjish/article/view/760

Sholichah, A. S. (2025). Reconstruction the concept of Islamic education in the Hadith: Integration of morals, knowledge, and human nature. *JEMR: Journal of Education and Management Research*. https://serambi.org/index.php/jemr/article/view/1460

Siddiqui, R., & Habib, Z. (2022). Pakistani teachers' perceptions of moral education through teaching of Islamic studies: A qualitative study. *Global Educational Studies Review, VII*(IV), 13–26. https://doi.org/10.31703/gesr.2022(VII-IV).02

Tabassum, R. (2024). Analysis of contemporary Islamic school system in the light of Quran and Sunnah. *Global Educational Studies Review*. https://www.gesrjournal.com/article/analysis-of-contemporary-islamic-school-system-in-the-light-of-quran-and-sunnah

Tarida, L., Fatchullah, M., Azhary, M. R. F., & Zubaidi, A. N. (2025). Conceptual distinctions in Hadith studies: Understanding the differences between Hadith, Sunnah, Khabar, and Atsar. *ALMUSTOFA: Journal of Islamic Studies and Research, 2*(2), 206–220. https://doi.org/10.23960/almustofa
Tayyab, M., Umer, S., & Sajid, A. (2022). Decoding religious contents of Grade 5th textbooks of Single National Curriculum (SNC) in Pakistan. *Pakistan Journal of Humanities and Social Sciences, 10*(1), 291–297. https://doi.org/10.52131/pjhss.2022.1001.0196
Vasikovich, A. B. (2026). The use of hadiths in teaching the subject of upbringing: Historical, pedagogical, and socio-philosophical perspectives. *Turkish Journal...* https://turkishjournals.org/index.php/BC/article/download/311/292